285

National Accountability Bureau

ISLAMABAD

☆☆☆☆

Date: 22nd September, 2024

نیب کی 25 سالہ تاریخ میں ایک پراجیکٹ میں سب سے بڑی بالواسطہ ریکوری۔ میں قومی خزانے کو 168.5 ارب روپے کی بچت

نیب خیبر پختونخواہ نے انٹرنیشنل کورٹ آف آربیٹریشن سے کنٹریکٹرز کا 31.5 ارب روپے کا دعویٰ بھی خارج کروادیا۔

نیب نے سال 2018 میں بی آر ٹی پشاور کے کنٹریکٹ کو غیر قانونی طریقے سے ایوارڈ کرنے، سرکاری فنڈز میں خرد برد اور جعلی پرفارمنس گارنٹیوں کے الزامات کی بناء پر انکوائری شروع کی۔ کئی سال تک یہ انکوائری سست روی کا شکار رہی۔ تاہم نیب خیبر پختونخواہ کی موجودہ قیادت نے اس پر سنجیدگی سے کام شروع کیا اور اس نوعیت کی بڑی تحقیقات کو پایا تکمیل تک پہنچا کر قوم کے 168.5 ارب روپے بچائے۔ ذرائع کے مطابق اس پورے عمل کے دوران صوبائی انتظامیہ، صوبائی کابینہ اور پی ڈی اے نے نہایت مثبت کردار ادا کیا اور اسے ممکن بنانے میں مکمل تعاون کیا۔

نیب کی تحقیقات میں معلوم ہوا کہ پشاور بی آر ٹی کے سول ورکس کے 6 کنٹریکٹ، جن میں 3 کنٹریکٹ روڈ کے (جو کہ ریچ 1 سے ریچ 3 کے تھے) اور 3 کنٹریکٹ بلڈنگ کے (جو کہ لاٹ 1 سے لاٹ 3 کے تھے) کو 04 جوائنٹ وینچرز، جس میں 2 پاکستانی کمپنیاں اور 3 غیر ملکی کمپنیاں شامل تھیں، کو غلط طریقے سے ایوارڈ ہوئے تھے۔

پشاور ڈیویلپمنٹ اتھارٹی (پی ڈی اے) کے پاس جمع کرائے گئے ریکارڈ کے مطابق ان 04x JVs میں 3 غیر ملکی کمپنیاں 60 سے 70 فیصد شیئرز کی حصہ دار تھیں۔ تاہم نیب کی تحقیقات میں معلوم ہوا کہ پاکستانی اور غیر ملکی کمپنیوں کے درمیان یہ معاہدے صرف کاغذوں کی حد تک تھے جب کہ اس کا مقصد اپنی مالیاتی استعداد کو زیادہ دکھا کر غلط طریقے سے بی آر ٹی کا کنٹریکٹ حاصل کرنا تھا۔

نیب کی تحقیقات میں یہ بھی پتہ چلا کہ ان کاغذی معاہدوں کے بعد ان پاکستانی اور غیر ملکی کمپنیوں نے دوبارہ اصل معاہدے کیے جس کے مطابق اصل کام پاکستانی کمپنیوں نے کرنا تھا جبکہ غیر ملکی کمپنیوں نے اپنا نام اور مالیاتی استعداد استعمال کرنے کی اجازت کا معاوضہ ٹینڈرز کی کل مالیت کا 2 فیصد رقم بطور فیس وصول کرنا تھا۔ اس طرح ان تین غیر ملکی کمپنیوں نے ارادتاً ایک سرکاری ادارے کو دھوکا دینے میں نہ صرف اپنا کردار ادا کیا بلکہ کوئی کام کیے بغیر تقریباً ایک ارب روپے وصول کیے۔

نیب نے تحقیقات کا دائرہ وسیع کرتے ہوئے ان تمام کمپنیوں سے متعلق 400 سے زائد بنک اکاؤنٹس کی تفصیلی چھان بین کی جس سے اس بات کی تصدیق ہوگئی کہ پاکستانی کمپنیوں کی طرف سے ان غیر ملکی کمپنیوں کے بنک اکاؤنٹس میں یہ رقم انہی تاریخوں اور مقدار میں بھیجی گئی تھیں جو بعد میں کیے گئے معاہدوں میں لکھی ہوئی تھیں۔

مزید یہ کہ پی ڈی اے نے کنٹریکٹرز کو شیڈول ریٹ پر 20 فیصد premium کی ادائیگی بھی کی جس کا مقصد کنٹریکٹ کو 6 ماہ کی مدت میں مکمل کرنے سمیت غیر ملکی کمپنیوں کو پاکستان لانا تھا تاکہ ان غیر ملکی کمپنیوں کے بہتر وسائل، جدید ٹیکنالوجی اور مشینری کو بروئے کار لا کر کام کے معیار کو بین الاقوامی معیار کے مطابق بہتر بنایا جا سکے۔ تاہم کنٹریکٹرز نے ان معاہدوں کی خلاف ورزی کرکے نہ تو کام کو 6 ماہ کی مقرر کردہ مدت میں مکمل کیا اور نہ ہی ان کے غیر ملکی پارٹنر کمپنیوں نے کبھی پاکستان آکر اس منصوبے پر کام کیا۔ اس طرح کام کے معیار کو بری طرح خراب کیا گیا۔

نیب کی تحقیقات میں یہ بھی معلوم ہوا کہ کنٹریکٹرز نے پی ڈی اے کو 2 ارب مالیت کی جعلی 2 لوکل بنک گارنٹیاں جمع کرائی تھی۔ اس کے علاوہ معاہدے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے 8 غیر ملکی بنک گارنٹیاں، جن کی مالیت 6.5 ارب روپے تھی، بھی جمع کرائی تھی۔ تحقیقات میں یہ بھی ثابت ہوا کہ لوکل کنٹریکٹرز نے یہ معاہدہ غیر قانونی طور پر حاصل کرنے کے لیے بوگس آڈٹ رپورٹس جمع کرائی تھی۔ نیب نے SECP اور ان کنٹریکٹرز کے اپنے چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ کے ذریعے ان آڈٹ رپورٹس کے بوگس ہونے کی تصدیق بھی کرائی۔

علاوہ ازیں، غیر ملکی کمپنیوں نے جن افراد کے بارے میں دعوٰی کیا تھا کہ وہ پشاور بی آر ٹی منصوبے پر کام کر رہے تھے، نیب نے اپنی تحقیقات میں یہ ثابت کیا کہ وہ افراد پچھلے پانچ سالوں میں صرف اٹھ دس دنوں کے لیے پاکستان آئے تھے۔ تحقیقات کے دوران نیب نے ان غیر ملکی کمپنیوں کو ان کے متعلقہ سفارت خانے کے ذریعے شاملِ تفتیش کیا جس میں متعلقہ سفارت خانے نے بھرپور تعاون کیا۔ مزید براں، نیب خیبر پختونخواہ نے اہم دوست ملک کی سب سے بڑی اینٹی کرپشن ایجنسی سے بھی رابطہ کرکے ان غیر ملکی کمپنیوں کو تفتیش میں تعاون کرنے پر مجبور کیا۔

دریں اثناء، پشاور ڈیولپمنٹ اتھارٹی (پی ڈی اے) کے ریکارڈ کے مطابق کنٹریکٹرز کے 11.653 ارب روپے مختلف مدات میں واجب الادا تھے۔ اس کے علاوہ کنٹریکٹرز نے تعمیراتی کام کی لاگت میں اضافہ اور کام کی نوعیت میں اضافہ اور معاہدے کے مطابق ادائیگیوں میں تاخیر پر سود کی ادائیگی کی بنیاد پر مزید 55 ارب روپے کا دعوٰی بھی پی ڈی اے کا پاس جمع کرایا تھا۔ اس طرح کنٹریکٹرز کا کل 66 ارب کا دعوٰی پی ڈی اے کے پاس دائر کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ کنٹریکٹرز کی طرف سے پراجیکٹ کی کل لاگت کو Revised PC-I کے تحت بڑھا دیا گیا تھا۔ تاہم نیب تحقیقات کی وجہ سے پراجیکٹ کو اصلی لاگت پر مکمل کروا کر قومی خزانے کے 9 ارب روپے بچائے گئے۔

اس کے علاوہ کنٹریکٹرز نے انٹرنیشنل کورٹ آف آربیٹریشن میں I-Reach کی حد تک پراجیکٹ cost میں اضافہ، scope of work میں تبدیلی اور interest کی مد میں 31.8 ارب روپے کا دعوہ بھی دائر کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ باقی پیکیجز کا کلیم بھی ICA میں دائر کرنے کی تیاری کی جا چکی تھی جس کی وجہ سے کنٹریکٹرز کا تمام چھ پیکیجز کا کلیم 168.5 ارب روپے بنتا تھا۔ مزید یہ کہ پی ڈی اے کا ان کے اپنے estimates کے مطابق اس کیس پر 2.9 ارب روپے کا خرچہ متوقع تھا۔

ذرائع کے مطابق نیب نے ان تحقیقات کے دوران تمام متعلقہ افراد کے نام نہ صرف ECL میں ڈلوائے بلکہ ایک فرم کے مالک کے Red Warrant جاری کروا کے انٹرپول کے ذریعے انہیں واپس لانے پر بھی کام کیا۔ نیب کی طرف سے لیے گئے ان تمام اقدامات اور دیگر کئی ان جیسے اقدامات سے کنٹریکٹرز پر دباؤ بڑھ گیا اور اس طرح نیب پشاور کی تفتیشی ٹیم کی انتھک محنت اور بہترین حکمتِ عملی کی وجہ سے کنٹریکٹرز نے پی ڈی اے کو اس معاملے کو out of court settlement کے لیے خود درخواست کی۔ نیب خیبر پختونخواہ نے کنٹریکٹرز اور پی ڈی اے کے درمیان اس معاملے پر مذاکرات کو نہ صرف سپورٹ کیا بلکہ اس پورے عمل کی مکمل نگرانی کی اور ہر ممکن سہولت فراہم کی، اس طرح ان دونوں فریقین کے درمیان معاہدہ طے پا گیا۔ اس معاہدہ کے مطابق کنٹریکٹرز نے تمام کلیمز بشمول ICA کیس واپس لے لیے ہیں جبکہ پی ڈی اے نے کنٹریکٹرز کو محض 2.6 ارب روپے ادا کیے۔

پی ڈی اے اور کنٹریکٹرز کے درمیان ستمبر کے پہلے ہفتے میں اس معاہدے پر دستخط کرنے کے بعد ان کے نمائندوں نے احتساب عدالت پشاور میں بھی اپنے بیان ریکارڈ کرائے اور مذکروہ معاہدہ بھی جمع کرا دیا۔ اس کے فوراً بعد کنٹریکٹر نے انٹرنیشنل کورٹ آف آربیٹریشن میں یہ معاہدہ بذریعہ Email بھیج کر اس کے تحت اپنا دعوٰی واپس لینے کی استدعا کی جس پر ICA نے مورخہ 16 ستمبر 2024 کو کنٹریکٹر اور پی ڈی اے کو بذریعہ Email کنفرم کیا کہ وہ کنٹریکٹرز کا دعوٰی خارج کر رہے ہیں۔ اسی طرح ستمبر کے تیسرے ہفتے میں پشاور ہائی کورٹ میں بھی تمام فریقین نے یہ معاہدہ جمع کرا دیا جس کی بناء پر پشاور ہائی کورٹ نے تمام کیسز بند کر دیئے۔

اس طرح نیب خیبر پختونخواہ نے ان بہترین کاوشوں اور حکمتِ عملی کی بدولت نیب کی 25 سالہ تاریخ میں ایک ہی پراجیکٹ میں سب سے بڑی انڈائریکٹ ریکوری/بچت کر کے صوبائی خزانے کے 168.5 ارب روپے کی خطیر رقم بچائی جو کہ عوامی فلاح و بہبود کے دوسرے منصوبوں پر خرچ کیے جا سکیں گے۔